بیٹے کوادب سکھانے کےلیے جس نےسارا مال لے لیا تھا بیٹیوں کےلیے ثلث کي وصیت کردي

أوصى لبناته بالثلث تأديبا للابن الذي أخذ المال كله فما الحكم؟

[urdu - اردو - أردو]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسيق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

بيٹے كوادب سكھانے كےليے جس نےسارا مال لے ليا تھا بيٹيوں كےليے ثلث كي وصيت كردي

ميرے والد نےوفات سے ايك برس قبل ہميں تين لڑكيوں اور ايك لڑكے كواس كے خاص مالي حساب وكتاب كےاوراق ديے جوانہوں نے ہمارے ليے ہم سے كئي برس دور رہ كر كتني مشكلات سے جمع كيے ، ہم سب جانتے ہيں كہ انہوں نے ہمارے ليے يہ سب كچھ كرنے ميں كتني مشكل اٹھائي اس ليے احتراما ہم ميں سےكسي ايك نے بھي يہ جرات نہيں كي كہ اس مال ميں سے ان كے پوچھےبغير كچھ رقم نكلوائے .
ميرےبھائي اور بہن كےدرميان جھگڑا ہوا جس كي بنا پر بھائي نے اكاؤنٹ سےساري رقم نكلوا لي ، والد مرحوم لڑكيوں كي طرف داري ميں تھے جس كي بنا پر بھائي (اللہ اسے معاف فرمائے) نے وہ ساري رقم نكلوا لي جووالد صاحب نےاس كے اكاؤنٹ ميں ركھي تھي اور اس كےكاغذات بھي اسے دے ديے تھے، اور جب بھائي كواس وصيت كا علم ہوا تواس نے اس كےخلاف دعوي دائر كرديا جس ميں اس نے وصيت اور اس كي مشروعيت ميں كيڑے نكالنے كي كوشش شروع كردي .
جب والد صاحب كوبنك سے اس كا علم ہوا توانہيں بہت شديد صدمہ پہنچا ، اور اسے رقم واپس كرنے كا كہا اس ليے كہ انہيں بيماري ميں رقم كي ضرورت ہے ليكن بھائي نے والد صاحب كورقم واپس كرنے سے انكار كرديا جس كا والد صاحب پر بہت برا اثر ہوا ، اور والد صاحب بھائي پر ناراضگي كي حالت ميں ہي فوت ہوگئے ، صحيح ہوش وحواس ميں رہتے ہوئے انہوں نے وفات سے قبل بيٹيوں كےليے ايك تہائي كي وصيت لكھ دي يہ وصيت بھائي كےليے بطورسزا تھي .
ميں نے خود بھي يہ وصيت ماننے سے انكار كرديا تھا كيونكہ ميں اس وصيت پر خوش نہيں تھي اور ميں نے صرف اپنا شرعي حق ليا اور اپني بہنوں كي بھي نصيحت كي كہ اس وصيت كوچھوڑ ديں تا كہ اگر والد صاحب كسي غلطي ميں پڑے ہوں تو ہم اس شك سے بھي نكل سكيں ، اور اسي طرح بھائي كےساتھ بھي صلہ رحمي قائم رہے جيسا كہ اللہ تعالي نے ہميں حكم بھي ديا ہے ، ليكن انہيں اس پر مطمئن كرنے كي ميري كئي كوشش كامياب نہ ہوسكيں اور انہوں نے اس وصيت پر عمل كرنے كےليے مقدمہ بازي كا راستہ اختيار كر ليا .

ميري والده مرحومہ كےآنسو بھي انہيں اس مطالبہ سے باز نہ ركھ سكے ، ميں نے بھائي كےساتھ بھي كئي ايك بار كوشش كي كہ وہ والد صاحب كے نام اور شہرت كي حفاظت كي خاطر بہنوں كےساتھ مقدمہ بازي ميں نہ پڑے ليكن اس ميں بھي كامياب نہ ہوسكي ، اور اسے كہا كہ يہ سب كچھ وہ اپنے ليے دنيا ميں ان اعمال كي سزا تصور كرلے جو كچھ اس نے والد صاحب كے ساتھ كيا تھا ، ليكن اس نے جو اپنا حق سمجھ ركھا تھا اس سے پيچھے ہٹنے سے انكار كرديا ، اور دونوں فريق مجھے يہ كہنا شروع ہوگئے كہ تم حق كا ساتھ نہيں ديتي ، ميں نے ابتدا سے ہي اس جھگڑے ميں نہ پڑنے كا فيصلہ كرليا اور وكيل كےذريعہ اس معاملہ سے انكار كرتي رہي .
ميري گزارش ہے كہ اس بارہ ميں آپ جوشرعي حكم ديكھتے ہيں وہ بيان كريں اور ميري بہنوں كا اس ميں شرعي حق كيا ہوگا ، اور ان كےمتعلق ميرے كيا واجبات ہيں ميري صلہ رحمي كي كئي ايك كوشش كےباوجود انہوں نے ميرے بارہ ميں موقف اختيار كرركھا ہے ؟

الحمد لله

بہن بھائيوں كےمابين اس طرح كا واقعہ ہونا بہت افسوس ناك ہے اور پھر جب اختلاف كا سبب مال ہوتو اور بھي زيادہ افسوس كا مقام ہے ، ميں سوال كرنے والي بہني كا حقيقي شكريہ ادا كرتا ہوں كہ اس نے بہت عقلمندي كا ثبوت ديا اوربھائي كےساتھ جھگڑے ميں پڑنے كي بجائے سلامتي كوترجيح دي اور بڑي خوشي سے يہ كام كيا ، اور اس معاملے كوگھريلو طور پر خاندان كےاندر ہي حل كرنے كي كوشش كي جوكہ بذاتہ اس معاملہ كوابتدائي طور پر حل كرنے كا بہت اچھا اور بہتر طريقہ ہے .

رہا سوال كا جواب تومندرجہ ذيل نقاط ميں اس بيان كيا جاتا ہے:

اول:
آپ كےوالد نے جومال آپ كےليے جمع كيا اور كےليے مشكلات بھي اٹھائيں تا كہ آپ لوگ اس مال سے فائدہ حاصل كرسكيں يہ ان سب افراد كا

حق ہے جس کےلیے اللہ تعالي نے وراثت ميں حق ديا ہے ، آپ ميں سے ہر ايك فرد والد كي وفات كےبعد شرعي حصہ كا مالك ہے اور كسي بھي فرد كےليے جائز نہيں كہ وہ باقي ورثہ كوچھوڑ كرسارا مال خود ہي ہڑپ كرجائے اس طرح وہ دوسروں كي تلفي كرےگا .

اللہ سبحانہ وتعالي كا فرمان ہے :
{اور زيادتي نہ كرو يقينا اللہ تعالي زيادتي كرنےوالوں سے محبت نہيں فرماتا} البقرۃ (١٩٠)

اور حديث ميں ہے ابوحرۃ الرقاشي اپنے چچا سےبيان كرتے ہيں كہ انہوں نے فرمايا ميں نے رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كي اونٹني كي لگام پكڑي ہوئي تو رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: كسي بھي شخص كا مال اس كي رضامندي كےبغير لينا حلال نہيں . مسند احمد (٢٠١٧٢) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (١٧٦١) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

تواس بنا پر آپ كےبھائي نے رقم لينا والا كام كيا ہے وہ حرام شمار ہوتا ہے ، اور خاص كر والد كا مال اس كي زندگي ميں ہي ہڑپ كرليا حالانكہ وہ مال كا حقدار توصرف والد كي وفات كےبعد تھا اور وہ بھي اتنا جواللہ تعالي نے اس كےليے وراثت كي تقسيم ميں ركھاہے ، لھذا اس بنا پر آپ كےبھائي كوچاہيے كہ وہ اپنے كيے كي اللہ تعالي سے توبہ كرے اور حقداروں كوان كےحقوق لوٹائے .

دوم :
آپ كےوالد نےجووصيت كي ہے وہ غير شرعي وصيت ہے اور آپ كےليے اس كا مطالبہ كرنا جائز نہيں كيونكہ وارث كےليے خصوصي وصيت كرني جائز نہيں اس كي دليل رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:
(بلاشبہ اللہ تعالي نے ہر حقدار كواس كا حق دےديا ہے لھذا وارث كےليے وصيت نہيں ہے) سنن ترمذي (٢١٢٠) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح سنن ترمذي (١٧٢٢) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

لهذا تہمارے ليے اس وصيت كا مطالبہ كرنا جائزنہيں - اور اگرآپ كےبھائي نے آپ كا مال لے ليا ہے - توتم اپنے حصہ كي وارثت كا مطالبہ كرسكتي ہو .

سوم :
ان كےبارہ ميں آپ كا موقف يہ ہے كہ : آپ انہيں نصيحت كرتي رہيں اور انہيں اكٹھےكرنے كي حتي الوسع كوشش اوراس كي جانب ان كي راہنمائي كريں ، يہ ياد ركھيں كہ اس كام پرآپ كواللہ تعالي كي جانب سے اجر عظيم حاصل ہوگا .

اللہ تعالي كا فرمان ہے:

{ان كےاكثر خفيہ مشوروں ميں كوئي خيروبھلائي نہيں ، ہاں بھلائي اور خير اس مشورہ ميں ہے جوخيرات كرنا يا نيك بات يا لوگوں ميں صلح كرانےكا حكم دے ، اور جوشخص صرف اللہ تعالي كي رضامندي حاصل كرنے كےارادہ سےيہ كام كرے يقينا ہم اسے اجر عظيم سے نوازيں گے} النساء (١١٤)

آپ اپني بہنوں سےبار بار يہي كہيں كہ وہ صرف اپنےحقوق كامطالبہ كريں ، اور ايك تہائي حصہ كا مطالبہ كرنا جائز نہيں ، اور آپ اپنےبھائي كے ساتھ بھي اچھے اور بہتر انداز ميں كوشش جاريں ركھيں كہ وہ بہنوں كوان كےمال حقوق ادا كردے ، اوروالد كي وفات كےبعد بہنوں پر شفقت ورحمت كرے نہ كہ انہيں تكليف دے اور ان كےليے عذاب بن جائے، ليكن اس ميں كوئي شك نہيں كہ آپ كواس راہ ميں مشكلات آئيں گي ليكن آپ ان پر صبر كريں ، ہم اللہ تعالي سے دعا گوہيں كہ آپ كواس پر ثابت قدمي دے.

چہارم :
جب آپ حق پر ہيں توپھرآپ كو كسي ملامت كرنےوالے كي ملامت اور نہ ہي يہ الزام كہ آپ دونوں فريقوں ميں سے كسي ايك كي طرفداري كر رہي ہيں كوئي نقصان نہيں دے گا بس آپ حق پر ثابت قدم رہيں .

اور آخر ميں ہم آپ سب كويہ دعوت ديتےہيں كہ اللہ تعالي كا تقوي اختيار كرو اور اس سےڈرتے ہوئے اس ذلت والےاختلاف كوختم كردو جس سے صرف شيطان اور وہ شخص ہي خوش ہوگا جس كےدل ميں حسد وكينہ اور بيماري رچي ہوئي ہے .

ميري اللہ تعالي سےدعا ہے كہ وہ آپ كےمابين صلح كروائے ، اور اللہ تعالي ہمارےنبي محمد صلي اللہ عليہ وسلم پر اپني رحمتيں برسائے .

واللہ اعلم .